فسادِ قلب

اور

اس کا علاج

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

www.MinhajBooks.com

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	فسادِ قلب اور اس کا علاج
تصنیف	:	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	عبدالجبار قمر
کمپوزنگ	:	محمد یامین
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ www.Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت اوّل تا ششم	:	8400
اِشاعت ہفتم	:	اپریل 2003ء (1,000)
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/90 روپے

❁❁❁

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَ الثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

www.MinhajBooks.com

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰۶/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۹	پس منظر	۱
۱۲	دورِ حاضر کا المیہ	۲
۱۲	آدابِ علاج	۳
۱۳	ایک حقیر کوشش	۴
۱۵	اللہ کے لئے سفر	۵
۱۶	اللہ کے لئے جاگنا	٦
	باب اول:	
۱۹	فسادِ قلب کی مختلف صورتیں اور علاج کا قرآنی منہاج	۷
۲۱	عصر حاضر کا فسادِ قلب	۸
۲۱	فسادِ قلب کی دو صورتیں	۹
۲۱	علاج کا قرآنی منہاج	۱۰
۲۳	انسانی شخصیت میں قلب کی اہمیت	۱۱
	باب دوم:	
۲۷	فسادِ قلب کی پہلی صورت۔ اللہ تعالی سے تعلق بندگی کا انقطاع اور اس کے اسباب	۱۲
۲۹	تعلق بندگی کٹ جانے کے اسباب	۱۳
۲۹	نفسانیت	۱۴
۲۹	مادیت	۱۵
۴۰	تعلق بندگی کی کمزوری کے تین مرحلے	۱٦
۴۰	پہلا مرحلہ	۱۷
۴۰	دوسرا مرحلہ	۱۸

www.MinhajBooks.com

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۴۱	تیسرا مرحلہ	۱۹
	باب سوم:	
۴۵	فساد قلب کی پہلی صورت کا علاج ۔۔۔☆ صحبت صلحاء ☆ ذکر الٰہی	۲۰
۴۷	صحبت صلحاء	۲۱
۴۸	قرآنی منہاج اور صحبت صلحاء	۲۲
۴۹	صحبت بنائے صحابیت بنی	۲۳
۵۰	صحابیت ۔۔ شرف وامتیاز کا نقطہ کمال	۲۴
۵۲	پانی سے پہلے پیاس کی ضرورت	۲۵
۵۳	سلسلہ شب بیداری کی غرض وغایت	۲۶
۵۳	تزکیہ کیا ہے؟	۲۷
۵۵	تزکیہ سے قبل تلاوت آیات کی حکمت	۲۸
۵۶	صحبتوں کا احیاء ۔۔۔۔۔ وقت کی اولین ضرورت	۲۹
۵۸	صحبتیں ۔۔۔۔۔۔۔ فیضان نبوت کے سلسلے	۳۰
۶۰	ہم کس قدر ناشکرے ہیں	۳۱
۶۰	ذکر الٰہی	۳۲
۶۳	کیفیات حضور وسرور	۳۳
۶۶	اللہ والوں کی پہچان	۳۴
۶۷	ایک ایمان افروز واقعہ	۳۵
۶۷	کیفیات ذکر سے محرومی ۔۔۔ حقیقت حال	۳۶
۶۸	کیفیات ومشاہدات راہ سلوک کی نورانی گرہیں	۳۷
۶۹	یہ جلوہ کہیں حسین تر ہے	۳۸

www.MinhajBooks.com

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۳۹	ایک خوبصورت تمثیل	۷۰
۴۰	مولانا رومؒ کا بیان کردہ واقعہ	۷۰
	باب چہارم:	
۴۱	فسادِ قلب کی دوسری صورت۔ حضورؐ سے تعلق غلامی کا انقطاع اور اس کے اسباب	۷۵
۴۲	حضورؐ سے تعلق غلامی کے انقطاع کے اسباب	۷۸
۴۳	فتنہ اولی۔۔۔عقل پرستی	۸۰
۴۴	فکرِ انسانی کی خطرناک لغزش	۸۰
۴۵	فتنہ ثانیہ۔۔۔خودساختہ تصورِ رسالت پر اصرار	۸۳
۴۶	فتنہ کی حقیقت	۸۳
۴۷	حقیقت اور تھی کچھ	۸۳
۴۸	حضور اکرمؐ کی ذاتی فضیلت	۸۵
۴۹	حضورؐ کی منصبی فضیلت	۸۸
۵۰	قرآن اور رسالت مآب ﷺ۔۔۔۔۔اصولی بحث	۹۱
۵۱	تطبیق کیسے ہو؟	۹۴
۵۲	جزئیت پرستی کا فتنہ	۹۶
۵۳	ایمان کی حلاوت عشقِ رسول ﷺ سے مشروط ہے	۹۸
۵۴	مبلغین کی خطرناک لغزش	۹۹
۵۵	محبت کے بغیر عمل سے پیدا ہونے والا تقوی ثمرِ بے ذائقہ ہے	۱۰۱
۵۶	آغازِ فتنہ	۱۰۱
۵۷	بمصطفیٰ برساں خویش	۱۰۳

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
	باب پنجم:	
۱۰۷	فساد قلب کی دوسری صورت کا علاج۔ طریق زہد یا طریق عشق	۵۸
۱۰۹	طریق زہد	۵۹
۱۰۹	طریق زہد اور طریق عشق کا فرق	۶۰
۱۱۱	اقبال کے نزدیک طریق عشق کی رسائی	۶۱
۱۱۲	مولانا روم کا واقعہ	۶۲
۱۱۴	راہ انابت اور راہ اجابت میں فرق	۶۳
۱۱۶	توجہ طلب نکتہ	۶۴
۱۱۶	طریق زہد اور طریق عشق کو سمجھنے کے لئے ایک عقلی مثال	۶۵
۱۱۸	صحابہ کرامؓ کا طرز عمل	۶۶
۱۱۹	صحابہ کرامؓ کے اوصاف کی قرآنی ترتیب	۶۷
۱۲۳	صحابہ کرام اور تابعین کے معمولات اور طریق عشق	۶۸
۱۲۴	ہجر رسولؐ میں خاتون کے اشعار پر حضرت فاروق اعظمؓ کا بیمار ہونا	۶۹
۱۲۵	حضرت بلالؓ اور شہر محبوب چھوڑنے کا قصد	۷۰
۱۲۶	حضرت عثمانؓ کا عمل	۷۱
۱۲۶	سیدنا صدیق اکبرؓ اور محبت رسولؐ	۷۲
۱۲۷	اسوہ صدیقیؓ اور طریق عشق	۷۳
۱۲۷	حضرت علیؓ اور ادب رسالتمآبؐ	۷۴
۱۲۹	قصہ مختصر	۷۵

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

پس منظر

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخلاقی اقدار کے زوال، روحانی انحطاط، آداب حیات کے اضمحلال اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اسلامی فکر ونظر میں فقدان کے باعث طبعیتوں پر خواہشات اور مادیت کی یلغار کے باعث ہمارے قلب وروح بیمار ہوگئے ہیں۔ آج واقعتاً جسمانی بیماروں کی تعداد اتنی نہیں جتنی روحانی مریضوں کی ہے۔ روحانی بیماریوں کا یہ عالم ہے کہ خال خال ہی کوئی انسان ان سے محفوظ ہوگا۔ پھر اس پر مزید یہ کہ ہر شخص ہزارہا روحانی بیماریوں کا شکار ہے اور ہر ہر روحانی روگ خونی سرطان کی طرح انسان کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔ چنانچہ جب صورت حال یہ ہو کہ روحانی بیماریاں خوفناک حد تک وبائی شکل اختیار کر کے پورے کے پورے جسد ملت کو مکمل طور پر اپنی لپیٹ میں لے چکی ہوں تو بیماروں کی کثرت اور بیماریوں کی سنگینی کے تناسب سے ان کے ازالے کی کوششیں بھی ہمہ جہت و ہمہ گیر ہونی چاہئیں اور ان کی طوفانی یلغار کا مقابلہ بھی مستقل بنیادوں پر مہماتی انداز میں کیا جانا چاہیے، لیکن افسوس کا مقام ہے کہ جسمانی بیماریوں کے ازالہ و علاج کے لیے جتنے ہسپتال اور شفاخانے قائم ہیں اور قائم کیے جا رہے ہیں اور ان کے ازالے کے لیے ہر سطح پر جو منصوبہ بندیاں ہو رہی ہیں ان کے مقابلے میں روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے شفاخانے اور مراکز نہ ہونے کے برابر ہیں اور اس سمت میں کسی جانب سے کوئی مثبت عملی قدم بھی نہیں اٹھایا جا رہا۔ اس پر مزید یہ کہ جن مراکز سے قلب وروح کی ان بیماریوں کا علاج میسر آتا تھا وہیں سے (الا ماشاء اللہ) روحانی بیماریوں کے جراثیم جسد ملت میں پھیل رہے ہیں۔

دورِ حاضر کا المیہ

آج کے مصروف ترین مادی دور میں اولاً تو کسی کو فرصت ہی نہیں کہ ان بیماریوں کی طرف توجہ کرے اور ان کی ہلاکت آفرینیوں کو محسوس کر سکے۔ ثانیاً اگر کوئی اس جانب متوجہ ہو کر ان سے نجات و چھٹکارا چاہتا ہے تو اس کا المیہ یہ ہے کہ قحط الرجال کے اس دور میں اسے کوئی معالج میسر نہیں آتا، کوئی مسیحا نہیں ملتا جو اسے اس روگ سے نجات دلا دے۔ ثالثاً جن خوش نصیبوں کے اندر قلب و روح کی حقیقی رونقوں کے لٹ جانے کا احساس پیدا ہو بھی جاتا ہے تو وہ آمادہِ علاج ہونے کے باوجود تساہل اور عدم احتیاط کے باعث علاج سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

آدابِ علاج

علاج روحانی ہو یا جسمانی اس کے اپنے کچھ آداب اور تقاضے ہوتے ہیں۔ علاج اگر معالج کی ہدایت کے مطابق اور اس کی زیرنگرانی کیا جائے، نسخہ باقاعدہ اور بلا ناغہ استعمال کیا جائے تبھی اس سے بہتری کی توقع کی جاسکتی ہے لیکن اگر مسیحا کے پاس جانے میں تساہل برتا جائے، معالج کی تجویز اور تاکید و ہدایت کے مطابق دوا نہ لی جائے، دوران علاج معالج کو دوا کے اثرات سے آگاہ نہ کیا جائے، غرضیکہ تساہل سے کام لیتے ہوئے علاج کو اپنی صوابدید اور مرضی پر ڈھال لیا جائے تو اندریں حالات علاج کی اثر انگیزی کی کیا ضمانت باقی رہ جاتی ہے بلکہ اس غیر ذمہ دار طرزِ عمل کا نتیجہ بیماری میں اضافے کی صورت میں نکلتا ہے۔ جس کی ذمہ داری کسی بھی صورت میں نہ معالج پر ڈالی جاسکتی ہے اور نہ دوا پر۔ حقیقت یہ ہے کہ جسمانی بیماریاں اتنی گہری، پیچیدہ اور مہلک نہیں ہوتیں جس قدر قلب و روح کی بیماریاں غارتگر ایمان و انسانیت ہوتی ہیں۔

ایک حقیر کوشش

یہ محض خالق کائنات کا فضل عظیم اور بے پایاں عنایت واحسان ہے کہ اس نے ہم جیسے ناکارہ بندوں کو اپنے بندوں کی روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے یہ چھوٹا سا شفا خانہ (ادارہ منہاج القرآن) قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا مقصد وحید لوگوں کی اخلاقی، روحانی، تنظیمی تربیت اور اصلاح احوال قلب وروح کے لیے جدوجہد اور کاوش کرنا ہے۔ اس توفیق پر ہم نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ اللہ کے حضور سراپا تشکر وامتنان ہیں اور ہر قدم پر اس کی بارگاہ عالیہ سے توفیق اور فضل وعنایت کے طلب گار ہیں۔ منہاج القرآن ایک ایسا شفا خانہ ہے جہاں پر تربیتی نشستوں کا انعقاد کر کے روحانی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر علاج سے مکمل استفادہ کے لیے ضروری ہے کہ شرکت بلا ناغہ، باقاعدہ اور مسلسل ہو کیونکہ ہمارے قلبی احوال اس حد تک بگڑ چکے ہیں، روحیں اس قدر بیمار ہو چکی ہیں اور باطن پر زنگ کی تہیں روز بروز اتنی دبیز ہوتی جا رہی ہیں کہ محض کبھی کبھار حاضری سے یہ زنگ نہیں اتر سکتے، یہ سیاہیاں نہیں ڈھل سکتیں، یہ آلائشیں دور نہیں ہو سکتیں۔ اگر ہمیں آئینہ دل کو شفاف کرنا ہے، قلب وباطن کو نور ایمان سے منور کرنا اور احوال حیات کو روحانی انقلاب کی مہک سے معمور کرنا ہے تو مسلسل حاضری ناگزیر ہے۔ یاد رکھیئے! آپ کو کسی فرد واحد اور اسکی حاضری کو اپنے لیے اس طرح حرز جاں بنا لینا چاہیے کہ کبھی میری موجودگی یا عدم موجودگی کے بارے میں دریافت کرنے کی نوبت نہ آنے پائے کیونکہ آپ کو علاج مجھ سے نہیں ملنا بلکہ وہاں سے ملنا ہے جہاں سے مجھے ملتا ہے۔ یعنی حضور ﷺ کی ذات گرامی ہی ہم سب کی معالج ہے اور اس علاج میں برکت دینے والی، ذات صرف اللہ رب العزت کی ہے۔ اسی کی ذات پر بھروسہ اور توکل کریں۔

آج کا دور جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا روحانی بیماریوں کا دور ہے اور ان بیماریوں کو قائم رکھنے کے لیے خارج سے شیطان اور داخلی طور پر نفس امارہ ہمہ وقت مصروف کاوش ہیں۔ ان

صحبتوں اور مجلسوں کا مقصدان اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی کوششوں کو ناکام بنانا ہے شیطان اور نفس امارہ کو اس قدر مضمحل اور لاغر و کمزور کر دینا ہے کہ وہ ہماری متاع ایمان اور دولت قلب و روح پر ہاتھ صاف کرنے کے قابل ہی نہ رہیں۔ چند روحانی تربیتی نشستوں کی مسلسل حاضری کے بعد جب آپ اپنی نفسی کیفیات کا جائزہ لیں گے تو آپ کا دل گواہی دے گا کہ روحانی امراض کی جڑیں کٹ رہی ہیں، قلبی فساد اور باطنی اضطراب وانتشار اور پراگندگی دور ہو رہی ہے، روح دھل رہی ہے، آئینہ قلب صاف ہو رہا ہے، باطن کی تاریکیاں چھٹ رہی ہیں، ضمیر کے بوجھ ہلکے ہو رہے ہیں، خیالات میں پاکیزگی، نظروں میں طہارت، فکر میں صلابت اور قول میں ثقاہت پیدا ہو رہی ہے، دل و دماغ بیدار ہو رہے ہیں۔ خودی و خودداری شخصیت کے اندر فعلیت کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ گویا پوری شخصیت میں ایک انقلاب آ رہا ہے۔

دل بیدار فاروقی ، دل بیدار کراری
مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر اس علاج کو اپنی مرضی کے مطابق جاری رکھا، باقاعدگی کے ساتھ شرکت کی ہدایات پر عمل نہ کیا گیا تو ان روحانی مجلسوں کے حقیقی فوائد و ثمرات حاصل نہ ہو سکیں گے۔ ان روحانی مجالس کے ذریعے محبت الٰہی کا جو پودا لگایا ہے اس کی نشو و نما فیضان نبوت اور اولیاء و صلحا امت کی توجہات سے ہو گی لیکن اسے سیراب ہم نے اپنے صدق و اخلاص اور حاضری میں دوام اور استمرار سے کرنا ہو گا۔ اس پودے کو لگنے والے پھول محبت الٰہی کی مہک ہر طرف بکھیر دیں گے۔ خوشبوؤں سے بے بہرہ سماعتیں اس مہک سے زندہ ہو جائیں گی کیونکہ اس مہک کا مقصد وحید صرف اصلاح نفس اور تزکیہ باطن ہے اگر ہم صدق و اخلاص کے ساتھ اس مرکز مہر و وفا سے وابستگی و پیوستگی رکھیں گے تو حضور ﷺ کی رحمتوں کے سمندر اور اولیاء و صلحا امت کے فیضان سے سیراب ہونے والے اس شجر سایہ دار سے اپنا اپنا حصہ ضرور پاتے رہیں گے۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

انشاءاللہ یہاں سے ہر ایک کو بقدر ظرف اور بحصہ طلب، فیضان نبوت کی خیرات ملتی رہے گی اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس مرکز کی نسبت حضورﷺ کے نعلین پاک سے ہے یہ کام صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لیے شروع ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ جس کام کی اساس خدا او رسولﷺ کی محبت واطاعت، رضائے الٰہی کی طلب ہو، جو شجر طیبہ فقط محبت الٰہی کے پھولوں کی مہک سے مشام جاں کو معطر کرنے کے لیے لگایا گیا ہو اس کا برگ و بار لانا بدیہی و لازمی ہے۔ اگر احساس وشعور اور قلبی کیفیات زندہ ہوں تو یہ روحانی مجالس آپ کے لیے بارگاہ خداوندی میں قرب وقبولیت کا سامان بہم پہنچاتی رہیں گی۔

اللہ کے لیے سفر

اللہ کے بندوں سے ملنے کی نیت سے سفر کرنا اور سفر کر کے اللہ کے ذکر میں شریک ہونا مقبول عبادتیں ہیں۔ اگر اخلاص نیت سے یہ سفر کیا جائے تو راستے ہی میں قبولیت سفر کی نوید سنا دی جاتی ہے۔ آقائے دو جہاںﷺ نے فرمایا:

’’جب کوئی بندہ کسی بندے سے ملنے کے لیے سفر کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے راستے میں بٹھا دیا جاتا ہے جو اس سے سوال کرتا ہے کہ کہاں جا رہے ہو وہ جواب دیتا ہے فلاں شخص کے پاس جا رہا ہوں وہ فرشتہ سوال کرتا ہے کیوں جا رہے ہو وہ کہتا ہے فقط اللہ کے لیے جا رہا ہوں۔ فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ اے اللہ کے بندے! جان لے کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ تجھے یہ بشارت سنا دوں کہ جس طرح تو نے اللہ کے لیے اس کے بندے سے محبت کی ہے اسی طرح اللہ نے تجھے اپنا محبوب بنا لیا ہے۔‘‘

مذکورہ بالا حدیث نبوی سے اللہ کی وہ بے پایاں اور بے کراں کرم باریاں آشکار ہوتی ہیں جن کی بناء پر بندہ اللہ کی محبت کی اس منزل کو پالیتا ہے کہ خود اسے درجہ محبوبیت حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ کے لیے جاگنا

جب بندہ اللہ کے ذکر کی حلاوتوں سے سرورِ جاں حاصل کرنے کے لیے اپنی نیند قربان کرتا ہے تو گویا رسول اکرم ﷺ کی وہ سنت زندہ کرتا ہے جو نشانِ محبوبیت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اللہ کی محبت میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر اتنی عبادت کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک سوج جایا کرتے تھے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ o قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلاً o نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا o اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاًo

(المزمل، ۷۳:۱۔۴)

اے کپڑوں میں لپٹنے والے (اے حبیب ﷺ) (آپ) رات کے تھوڑے سے حصے میں (نماز کے لیے) قیام فرمایا کیجیے۔ (نہ کہ رات بھر) آدھی رات یا اس سے بھی کم یا اس سے کچھ زیادہ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (وقوف، اعراب تمام کیفیات، مفہوم و معنی کے ساتھ جس طرح آپ کا معمول ہے) پڑھتے رہیےo

قرآن حکیم نے اللہ کے بندوں کی صفات گنوائیں تو فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَاماً o

(الفرقان، ۲۵:۶۴)

اور یہ وہ ہیں جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں راتیں بسر کرتے ہیں o

اور اگر وہ پہلوؤں کے بل سو بھی جائیں تو ان کے دل ذکر الٰہی میں مگن رہتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَامَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o (آل عمران،۳:۱۹۱)	یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما، اس کی عظمت اور حسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت میں لذت آشنا ہوکر پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے o

گویا اگر جاگا جائے تو اخلاصِ نیت کے ساتھ صرف اللہ کے لیے اور اگر سویا جائے تو بھی صرف حضور ﷺ کی سنت سمجھتے ہوئے۔ ایسا جاگنا مقدر کا جاگنا بن جاتا ہے اور ایسا سونا ''سونا'' بن جاتا ہے۔ یہ سونا قبر کی یاد بھی دلائے گا۔ اس بیداری کا مقصد زندگی کے اصل مقصد کا شعور قلب و دماغ میں راسخ کر دینا ہے کہ مقصود حقیقی نہ اس جہاں کی راحتیں ہیں نہ دار آخرت میں باغات بہشت، مقصود صرف اور صرف آقا و مولا کی رضا ہے اور یہ رضا اسکی خاطر جاگے اور تکالیف اٹھائے بغیر نہیں ملتی۔

باب اول

فساد قلب کی مختلف صورتیں

اور

علاج کا قرآنی منہاج

www.MinhajBooks.com

عصر حاضر کا فسادِ قلب

اگرچہ فسادِ قلب اپنی مختلف توجیہات اور پہلوؤں (Diamension) کے اعتبار سے متنوع کیفیات کا حامل ہوتا ہے لیکن آج کے دور کا فسادِ قلب اور فتنۂ قلب جو ہمارے دلوں کو شکار کر چکا ہے اور جس کے اندر ہم اتنے گھر چکے ہیں کہ ہمیں صفائے قلب کے متاعِ گراں بہا کے لُٹ جانے کا احساس و شعور باقی نہیں رہا یہ ہے کہ:

''ہمارا تعلقِ بندگی اللہ سے اور تعلقِ غلامی حضور ﷺ سے صورتاً معلوم مگر معناً اور حقیقتاً معدوم ہو چکا ہے''۔

آج ہمارے اندر تمام خرابیاں، فتنے اور ہلاکتیں اسی سبب سے جنم لے رہی ہیں۔ آج ہمارے دل اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سے تعلقِ بندگی کٹ چکا ہے۔ آج ہم سے نہ حقِ بندگی ادا ہو رہا ہے اور نہ ہی اس کی ہمیں واقعتاً پرواہ ہی ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہمارا تعلقِ غلامی عملاً منقطع یا کمزور پڑ چکا ہے۔ ہم حضور ﷺ کی اطاعت و اتباع کا نام تو بہت لیتے ہیں، آپ ﷺ کے عشق و محبت کے دعوے تو بہت کرتے ہیں لیکن ہمیں ان نسبتوں کا خیال اور لحاظ نہیں رہا۔ قصہ مختصر دورِ حاضر کا فسادِ قلب انہیں دو المیوں پر مشتمل ہے۔

فسادِ قلب کی دو صورتیں

۱۔ اللہ تعالیٰ سے تعلقِ بندگی کا کٹ جانا یا کمزور ہو جانا۔

۲۔ حضور ﷺ سے تعلقِ غلامی کا عملاً اور واقعتاً معدوم ہو جانا۔

علاج کا قرآنی منہاج

روحانی امراض کی تشخیص، اسباب کی معرفت اور طریقِ علاج کے باب میں اس مرکز کا بنیادی اصول اور طریقہ قرآنی منہاج ہے۔ قرآنی منہاج سے ہماری مراد مسیحائی کا وہ انداز

جوقرآن نے طے کیا ہے، ہم اس سلوک، طریق اور منہاج کی بات کرتے ہیں جو قرآن نے ہم پر آشکار کیا ہے۔ ہم ہر امر کی حقیقت جاننے کے لیے سند قرآن حکیم سے لیتے ہیں لیکن اس سند کے لینے میں غلطی کا امکان رد نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اس سند کی تصدیق اور غلطی کا امکان ختم کرنے کے لیے ہم حضور ﷺ کی سنت سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور اس طریق تحقیق (Process Of Research) کو ہر پہلو سے مکمل کرنے کے بعد اپنے اس قائم شدہ نظریہ (HypoThesis) کی صحت کی مزید تائید وتوثیق ہم حضور اکرم ﷺ کی امت کے اولیاء، آئمہ کرام، اسلاف واکابر اور صلحاء واتقیاء سے حاصل کرتے ہیں تاکہ ناقص انسانی علم و عقل، فہم وادراک اور طریق عمل کی کوئی کجی ہماری تحقیق میں نہ در آئے۔ قرآن وسنت کی مزید تائید اولیاء وصلحاء اور بزرگان دین کے عمل سے حاصل کرنا اس آیت کا امتثال ہے جس میں ہم اولاً اللہ سے درخواست گزار ہوتے ہیں:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَO ہمیں سیدھا راستہ دکھلا O

(الفاتحہ، ۱:۵)

جب قرآن وسنت کی شکل میں صراط مستقیم ہمارے سامنے رکھ دی جاتی ہے تو ہم اس صراط مستقیم کو اللہ کے منشاء کے مطابق من کل الوجوہ سمجھنے کے لیے عرض پرداز ہوتے ہیں۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ O ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام فرمایا O

(الفاتحہ، ۱:۶)

گویا تمام دینی وروحانی امور کے باب میں ہماری تحقیق اور عمل تین بنیادوں پر مشتمل ہے:

۱۔ سند قرآن حکیم سے۔

۲۔ تصدیق سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے

۳۔ تائید اولیاء اور بزرگان دین سے۔

المیہ یہ ہوا کہ لوگوں نے اس قرآنی منہاج کے ٹکڑے کر دیئے۔ کسی نے فقط قرآن کو لے لیا اور محض اپنی عقل کی قوتوں سے مراد قرآن تک رسائی کی کوشش میں ٹھوکریں کھائیں کسی نے محض حدیث کو لے لیا اور قرآن کو چھوڑ دیا۔ ہم تمام راستوں کو ایک جگہ جمع کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ قرآنی منہاج بحال ہو جائے اور دنیا منہاج القرآن پر گامزن ہو جائے۔

انسانی شخصیت میں قلب کی اہمیت

انسانی شخصیت کے اندر دل وہ حاکم قوت ہے جو پوری شخصیت پر ہمہ وقت اپنی مرضی مسلط کرتا ہے۔ اس امر میں چنداں شبہ نہیں کہ یہ عقل و فکر کی قوتوں پر بھی غالب ہے۔ شخصیت کے مختلف اطوار اور رویوں کے خطوط قلبی احوال ہی متعین کرتے ہیں۔ اعضائے حاسہ اپنی حقیقت کل کے اعتبار سے اسی وقت کامل کہلاتے ہیں جب دل ان کا تحقق (Realisation) کرتا ہے اور اگر دل ان صفات عالیہ سے محروم اور خالی ہو جائے تو اعضائے حاسہ کو بھی درجہ کاملیت حاصل نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کی تصدیق قرآن حکیم نے اس انداز میں کی ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى	اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی
سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ	ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑ گیا) ہے
وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ O	اور ان کے لیے سخت عذاب ہے O

(البقرہ، ۲:۷)

گویا جب دلوں پر مہریں لگ گئیں ان کے اندر سے قوت سماعت، بصیرت سلب کر لی گئی تو حقیقتاً کل کے اعتبار سے کان بہرے ہو گئے اور آنکھوں پر تاریک پردے پڑ گئے اور اب ان کی یہ کیفیت ہو گئی کہ:

صُمٌّ بُکۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ o (البقرہ ۲:۱۸)

یہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس وہ (راہ راست کی طرف) نہیں لوٹیں گے o

جب وہ حقیقت کو دیکھ نہیں سکتے اسے سن نہیں سکتے تو ناممکن ہے کہ وہ اس کو بیان کر سکیں اور یہ انتہائی بدبختی کی کیفیت ہے۔ اسی حقیقت کی تائید ایک اور مقام پر قرآن حکیم نے یوں بیان کی ہے کہ:

فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَی الۡاَبۡصَارُ وَلٰکِنۡ تَعۡمَی الۡقُلُوۡبُ الَّتِیۡ فِی الصُّدُوۡرِ o (الحج، ۲۲:۴۶)

بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں (وہ) اندھے ہوتے ہیں (جو نہ حق کو سمجھتے ہیں نہ قبول کرتے ہیں) o

یعنی بظاہر جو آنکھیں بینا نظر آنے کے باوجود حق کو دیکھنے، اس کا شعور پانے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے سے قاصر ہیں اور ان پر نابینا کا گمان ہونے لگتا ہے وہ عضوی و مادی اعتبار سے نابینا نہیں لیکن جوہری اعتبار سے بالکل اندھی ہو چکی ہیں کیونکہ سینوں میں دھڑکنے والے دل اندھے ہو جاتے ہیں جس سے جوہری اعتبار سے آنکھوں پر بھی اندھا ہو جانے کا حکم لگایا جاتا ہے۔

جب دل کی اہمیت کا یہ عالم ہے کہ اگر بگڑ جائے تو جیتے جاگتے اعضاء کے افعال کو تحقیق (Perfect Realisation) سے محروم کر دیتا ہے، تو یقیناً اگر یہ درست ہو تو انسان کے تمام اعضاء کے احوال کو حسن فعل کے اعتبار سے ان کے نقطہ کمال تک پہنچا دینے کی قوت (Potential) بھی اس کے اندر موجود ہے۔ اس قرآنی حقیقت کی تصدیق آقائے دو جہاں ﷺ نے یوں فرمائی ہے:

اَلَا! اِنَّ فِیۡ الۡجَسَدِ مُضۡغَةً اِذَا صَلَحَتۡ، صَلَحَ الۡجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا

خبردار! بے شک جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہو جائے تو

فَسَدَتْ ، فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور جب اس میں فساد واقع ہو جائے تو سارا جسم فساد زدہ ہو جاتا ہے اور خبر دار رہو یہ دل ہے۔

۱۔صحیح مسلم،۲۲۔کتاب المساقان،۲۰۔باب اخذالحلال وترک الشبہات،۳:۱۲۲۰،رقم حدیث:۱۰۷

۲۔صحیح البخاری،۲۔کتاب الایمان،۳۷۔باب فصل من استبرألدینہ،۱:۲۸،رقم حدیث:۵۲۔

۳۔سنن ابن ماجہ،۳۶۔کتاب الفتن،۱۴۔باب الوقوف عندالشبہات،۲:۱۳۱۸،رقم حدیث:۳۹،۸۴

گویا جب فرد کے قلبی احوال درست ہوں گے تو اس کی شخصیت لائق تحسین ہوگی اگر قلب لالچ،حرص،تکبرونخوت اور ہوس سے پاک اور جذبات خیر و احسان سے مملوء ہونگے تو وہ اعضاء کے افعال کے خطوط مدارج کمال کی طرف متعین کرے گا اور شخصیت انسان مرتضٰی کے مرتبے پر فائز ہوگی جس سے اجتماع یعنی معاشرہ میں خیرات وحسنات کی بہار آئے گی اور اگر قلب فساد کا شکار ہوگا،تمام رذائل نفس اسکے جوہر آئینہ پر پردے ڈال دیں گے تو شخصیت تباہ ہوکررہ جائے گی،وہ احسن تقویم کی بلندیوں سے گرکر اسفل سافلین کے قعر مذلت میں غرق ہوگا اور پھر چھوت کی بیماری کی طرح فساد قلب کے یہ جراثیم دیگر افراد معاشرہ تک منتقل ہوکر فساد قلب اور فساد شخصیت کی حدیں عبور کرکے فساد فی الارض کا سبب بن جائیں گے۔

آج تک اولیائے کرام وصلحائے امت نے فساد قلب ونظر کے علاج میں جو کاوشیں کیں کوئی صاحب علم ان سے بے خبر نہیں۔تصوف اور روحانیت کا قرآن وسنت سے ماخوذ پورا نظام فساد قلب کے علاج اور انسانی عظمتوں کے تحقق کے لیے وجود میں آیا اور یہ نظام فساد قلب کے باب میں سند قرآن اور تصدیق سنت کی بناء پر قائم ہونے والے نظریہ فساد قلب کی زندہ اور عملی دلیل ہے۔